Vol.5 No.2 (2022)
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

مجلہ صحیفہ - ایک بازدید

ڈاکٹر ریحانہ کوثر

صدر شعبۂ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

ماریہ اعجاز

ریسرچ اسکالر، اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

سدرہ شکیل

ریسرچ اسکالر، اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

Abstract

On 2nd June 1957, Majlis Taraqee Adab issued a literary magazine "saheefa" which was issued with the struggles of Syed Abid Ali Abid, Dr Waheed Qureshi, Ahmad Nadeem Qasmi, Shehzad Ahmad, Younas Javaid and Afzal Haq Qureshi (present editor) have served as editor in "saheefa". Saheefa has gone through many evolutionary stages. Many creative, critical, literary articles, translations and fiction are being published in saheefa. The issue of special numbers is an accomplishment for saheefa. These special numbers has increased the popularity of saheefa. Saheefa is being published for last sixty five years. It has also gone through some tough phases due to some reasons but despite all this saheefa managed to maintain its popularity. The inscriptions of many excellent writers have been published in saheefa that has maintained its standard to date .

۲ جون ۱۹۵۷ء کو مجلس ترقی ادب نے ایک ادبی رسالے کا اجراء کیا۔ جس کا نام ''صحیفہ'' رکھا گیا۔ مجلس ترقی ادب کے اس رسالے کا اجراء جناب سید عابد علی عابدؔ کی کاوشوں سے ہوا۔ عابد علی عابد مجلس ترقی ادب کے بورڈ برائے مشاورت کے رکن تھے اور وقتاً فوقتاً بورڈ کے ارکان کو رسالے کے اجراء کی تحریک دلاتے رہتے تھے۔ جناب عابد علی عابد نے مجلس کے ارکان کو نہایت معیاری اور منفرد ادبی رسالہ جاری کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ جس میں ممتاز اور نامی گرامی ادیبوں کی نگاشارت شائع کی جائیں اور ہر مکتب فکر کے ادیبوں، شاعروں اور انشا پردازوں کی صحت مند تخلیقات شائع کی جائیں۔ مجلس کی جانب سے اجرائی رسالے کا مسئلہ زیر غور آیا اور عابد علی عابد کو ہدایت کی گئی کہ وہ مکمل سکیم تیار کرکے مجلس کو پیش کریں۔ ''صحیفہ'' کے اجراء کے حوالے سے مختلف تجاویز سامنے آئیں مثلاً رسالہ سہ ماہی ہو گا۔ مجوزہ رسالے کی اجرائی اولاً امتحاناً ایک سال کے لیے ہوگی اور چار سالوں کے بعد اُس کے جاری رکھنے کے متعلق دوبارہ غور و فکر کیا جائے گا اور پہلا پرچہ ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہو گا اور رسالے کا سائز ''۲۰×۲۶'' ہو گا اس کے علاوہ رسالہ کم و بیش ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہو گا۔ ان سب تجاویز پر عمل کرتے ہوئے مجلس ترقی ادب لاہور کے ادبی رسالے ''صحیفہ'' کا پہلا شمارہ ۲ جون ۱۹۵۷ء میں نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور سے شائع ہوا جس میں پاکستان کے ممتاز اہلِ قلم کی نگارشات شائع ہوئیں۔ یہ شمارہ ۲۶۴۰ صفحات پر مشتمل تھا۔ ناشر کریم احمد خان معتمد مجلس ترقی ادب تھے۔ سر ورق جناب حنیف رامے نے ترتیب دیا۔ یہ ایک ہزار کی تعداد میں نقوش پریس لاہور با اہتمام محمد طفیل شائع ہوا۔ اس کی کتابت لاہور کے خوشنویس خلیل احمد نے کی۔ صحیفہ کا یہ اولین رسالہ درج ذیل ابواب پر مشتمل تھا۔

۱۔ جمع متکلم (اداریہ)

۲۔ داستان طرازی (افسانہ)

۳۔ یک چمن گل (غزلیں)

۴۔ نیرنگ تماشا (ڈراما)

۵۔ خندہ گل (طنز و مزاح)

۶۔ نیستاں نالہ یک مے خانہ مے (نظمیں اور غزلیں)

۷۔ انجمن خیال (مقالات)

۲۶ مئی ۱۹۵۷ء روزنامہ ''امروز'' میں ''صحیفہ'' کی اشاعت کے بارے میں اشتہار شائع ہوا۔ اس کالمی اشتہار کا متن اس طرح ہے:

''مجلس ترقی ادب لاہور کا ادبی رسالہ صحیفہ کا پہلا شمارہ ۲ جون ۱۹۵۷ء کو آب و تاب کے ساتھ نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور سے شائع ہو رہا ہے جس میں پاکستان کے ممتاز ترین اہلِ قلم کی نگارشات شائع ہوں گی۔''[۱]

۲۹ نومبر ۱۹۵۶ء کو ''صحیفہ'' کے اجراء کا فیصلہ ہوا اور دسمبر ۱۹۹۰ء تک اس کے ۱۲۶ شمارے شائع ہوئے۔ ۱۷ جون ۱۹۵۷ء کو میاں افضل حسین کی زیر صدارت مجلس کا اجلاس ہوا جس میں فیصلہ ہوا کہ محمد طفیل ایڈیٹر رسالہ نقوش کو رسالے کے اجراء کی منظوری دی گئی۔ ۱۲ اگست کو مجلس ترقی ادب کا اجلاس ہوا جس کی صدارت سر عبدالمجید خاں دستی نے کی جس میں رسالے کو آئندہ بلا تعین مدت جاری رکھنے کی منظوری دی گئی۔ دسمبر ۱۹۵۹ء میں عبدالمجید سالک کی سربراہی میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ''صحیفہ'' کو دو ماہی مجلہ بنانے کا فیصلہ کر دیا گیا۔ ''صحیفہ'' سے پہلے کسی بھی رسالے کی دو ماہی اشاعت سامنے نہیں آئی تھی۔ ''صحیفہ'' اس لحاظ سے اپنی

نوعیت کا پہلا مجلہ تھا۔"صحیفہ" کے نئے دو ماہی رسالے کے لیے تبدیلیاں کی گئیں۔صحیفہ کے شرائط و ضوابط میں تبدیلیا ں کی گئیں اور مضامین میں تبدیلیا ں کی گئیں اور مضمون نگاروں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اپنا مضمون کسی اور جگہ سے چھپوانا چاہتے ہیں تو مجلس کی اجازت سے شائع کروا سکتے ہیں دو ماہی "صحیفہ" کے صرف تین شمارے شائع ہوئے یہ شمارے ۱۱جنوری ۱۹۶۰ء ، فروری مارچ ۱۹۶۰ء اور اپریل مئی ۱۹۶۰ء کو شائع ہوئے۔اس کے بعد "صحیفہ" کو مختلف وجوہات کی بنا پر سہ ماہی کر دیا گیا۔بنیادی وجہ تھی کہ "صحیفہ" کا معیار وہی ہے جو اس کے ہم عصر مجلوں کا ہے اگر مجلس ترقی ادب کوئی رسالہ شائع کرے تو اس کا معیار اپنے ہم عصر مجلوں کی نسبت زیادہ اچھا ہو لہٰذا مدیر صحیفہ کو مجلس کی طرف سے ہدایت کی گئی وہ رسالے کا وہی معیار برقرار رکھیں جس کا ارادہ انھوں نے اجراء کے وقت کیا تھا۔

ڈاکٹر انور سدید "صحیفہ" کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "صحیفہ کی ابتداء اردو کے ایک موثر اور فعال پرچے کی صورت میں ہوئی اس نے اعلیٰ ذوق کو پروان چڑھایالکھنے والوں کو اعلیٰ اور معیاری ادب تخلیق کرنے کی ترغیب دی اور پڑھنے والوں کو اچھا ادب پڑھنے کا عادی بنایا۔" ۲

۸ جولائی ۱۹۶۰ء کو صحیفہ کے جاری رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں ایک اجلاس ہوا صحیفہ کے چودھویں شمارے کے بعد اس کے بند کرنے کا فیصلہ ہوا۔اس کے لیے ڈائریکٹر پبلک ریلیشن کو ایک خط لکھا گیا۔

خط کا اقتباس ملاحظہ کیجیے:

> "I have to inform you" that "Sahifa" has been stopped after the Publication No 16th of ..."۳

۱۵ اپریل ۱۹۶۱ء کو "صحیفہ" کے دوبارہ اجراء کی کارروائی عمل میں آئی۔اس مرتبہ "صحیفہ" کو سہ ماہی رسالہ رکھنے کا فیصلہ ، "صحیفہ" میں تبدیلیاں کی گئیں ، علمی اور تحقیقی مضامین جو "صحیفہ" میں شامل تھے ان کی تعداد کو مخصوص کر دیا گیا۔چودھویں اور پندرھویں شمارے میں نو ماہ کا وقفہ آیا اس کے بعد جب بیسواں شمارہ چھپا تو اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔بیسویں شمارے سے "صحیفہ" میں تخلیقی اشاعت کو ختم کر دیا گیا اور اداریہ میں یہ بات واضح کی گئی کہ آئندہ صحیفہ میں نظم، غزل ، افسانے شائع نہیں کیے جائیں گے اور ہر شمارے میں دو مضامین شائع کیے جائیں گے اس کے علاوہ "رفتار ادب" کے نام سے پاکستان اور ہندوستان کی اہم ترین تالیف و تصنیفات پر تبصرے شامل کیے گئے۔

ان ساری تبدیلیوں کے بعد صحیفہ کا ۲۱ واں شمارہ ۱۹۶۱ اکتوبر میں شائع ہوا جس میں نئے عنوانات شامل کیے۔اس کے بعد بائیسویں شمارے کے بعد "صحیفہ" میں پھر سے نئی تبدیلیاں وضع کی گئیں صحیفہ کا تیئیسواں شمارہ جنوری ۱۹۶۵ء نئے عنوانات اور نئی ترتیب سے شائع ہوا۔اس شمارے کے عنوانات یوں تھے۔جمع متکلم (اداریہ)، انجمن خیال (مضامین)، کسب نور (مجلس کی کتابوں سے اقتباسات)، کچھ مشاہیر کے بارے میں (مشاہیر کی نجی زندگی کے دلچسپ واقعات)، رفتار ادب۔"صحیفہ" کے نئے شمارے جس میں نئے عنوانات کو شامل کیا گیا تھا اُن کی تعداد دس تھی۔یہ ۳۰ سے ۳۹ شمارہ نمبر تھے۔اڑتیسویں اور انتالیسویں شمارہ میں کسب نور اور کچھ مشاہیر کے بارے میں عنوانات کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔

مولانا غلام رسول مہر لکھتے ہیں:

> "رسالہ صحیفہ میں علمی ، ادبی اور تحقیقی مقالوں کے ایسے مجموعے کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں اور خصوصیت سے قابل ذکر عمل یہ ہے کہ ہر مقالے کا ہماری قومی زبان یعنی اردو کے کسی نہ کسی پہلو سے گہرا تعلق ہے۔" ۴

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ "صحیفہ" کا مزاج بھی تبدیل ہو گیا۔۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء کے بعد "صحیفہ" نے ارتقائی منازل طے کرنا شروع کیں۔"صحیفہ" میں ملک کے مختلف گزیٹر کو مد نظر رکھتے ہوئے ملک کے مختلف حصوں کے تہذیبی، ثقافتی اور معاشرتی حالات پر مضامین کے تراجم کیے گئے۔انگریزوں کے دور حکومت میں حکومت پنجاب کی جانب سے مختلف علاقوں کی ثقافت اور رسم و رواج پر کتابیں شائع کی گئیں۔کچھ عرصہ تک صحیفہ اسی مزاج کے ساتھ شائع ہوتا رہا بعدازاں ۲۷ مارچ ۱۹۷۵ء میں ایک بار پھر اس میں تبدیلیاں کی گئیں۔

جسٹس ایس۔اے رحمان کی زیر صدارت ایک اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ:

> "عام ادبی رسائل کے برعکس اس مجلے کا مخصوص مزاج اور امتیازی علمی وقار ہونا چاہیے مثلاً دوسری زبانوں اور خاص طور پر پاکستان کے علاقائی زبانوں میں تخلیق ہونے والے ادب کے تراجم کو اس مجلے کی اہم خصوصیت بنایا جائے ساتھ ہی یہ مجلہ مجلس کی کارگزاری پیش کرتا رہے۔فیصلہ ہوا کہ آئندہ یہ رسالہ ناظم مجلس کی ادارت میں کارکناں مجلس کے تعاون سے پیش ہو۔ماہانہ سہ ماہی کی بجائے دو ماہی ہو۔ضخامت نسبتاً کم ہو اور مضامین کے معاوضے پر نظر ثانی کی جائے۔" ۵

"صحیفہ" کا شمارہ لگانے کا سلسلہ جنوری، فروری ۱۹۷۴ء سے موقوف ہو گیا اور سرورق پر "صحیفہ" مجلس ترقی ادب کا سہ ماہی مجلہ کے بجائے مجلس ترقی ادب کا علمی و ادبی مجلہ لکھا جانے لگا۔اس کے بعد "صحیفہ" کو ایک بار پھر مالی مجبوریوں کے ساتھ بند کر دیا گیا۔جنوری ۱۹۷۶ء میں دوبارہ اجراء کیا گیا اور اب صحیفہ کے دور جدید کا آغاز ہوا اب اس میں تحقیقی و تنقیدی مقالات کے علاوہ تخلیقی ادب کی اصناف کو بھی شامل کیا گیا۔جنوری ۱۹۷۶ء سے شمارہ مئی، جون ۱۹۷۹ء تک صحیفہ دو ماہی کے بعد سہ ماہی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ہو گیا۔

سہ ماہی دو شمارے جولائی ستمبر ۱۹۷۹ء اور اکتوبر ، دسمبر میں شائع ہوئے کہ مجلس کی مالی مشکلات کے باعث صحیفہ دسمبر ۱۹۷۹ء کے بعد بند کر دیا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ سال کے تعطل کے بعد ''صحیفہ'' کا اگلا شمارہ جون ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا۔

جہاں مجلہ ''صحیفہ'' نے اردو ادب کی خدمت کی اور تخلیقی و تحقیقی ادب کو آگے بڑھانے کا کام کیا وہیں ''صحیفہ'' ایک اور بڑی خدمت اور کارنامہ (خاص نمبروں کی اشاعت ہے)۔ صحیفہ کے خاص نمبروں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ پہلی مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی کی سربراہی میں صحیفہ کا خاص نمبروں کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ صحیفہ کا سب سے پہلا خاص نمبر ''دس سالہ قومی ترقی نمبر'' ہے یہ خاص نمبر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو شائع ہوا اور یہ ۲۵ واں شمارہ تھا۔ اس خاص نمبر کی بنیادی وجہ یہ تھی۔

بقول گوہر نوشاہی:

> ''۱۹۵۸ء میں مجلس ترقی ادب نے تشکیل نو پائی اور ان کا نام مجلس ترقی ادب رکھا گیا۔ گویا یہ ادارہ عہد ایوبی کے قیام (مجلس ترقی ادب) کے ساتھ ہی قیام عمل میں آیا۔ قومی ترقی کے موجودہ دس سال جشن کے ساتھ مجلس ترقی ادب بھی اپنی دسویں سالگرہ منا رہی ہے۔'' ۶

''صحیفہ'' کے اس خاص نمبر کی اشاعت کے بعد یہ سلسلہ چل پڑا۔ ڈاکٹر وحید قریشی سے اِس شمارے میں پاکستان میں اردو تحقیق کے دس سال کے عنوان سے طویل اور معلوماتی اداریہ لکھا جس میں تقسیم ہند سے پہلے اور بعد میں (۱۹۶۱ء) تک اردو تحقیق پر مکمل و مفصل رپورٹ مرتب کی۔

صحیفہ کے خاص نمبر میں غالبؔ نمبر (حصہ اول) شمارہ جنوری ۱۹۶۹ء، غالبؔ نمبر (حصہ دوم) اپریل ۱۹۶۹ء، غالبؔ نمبر (حصہ سوم) جولائی ۱۹۶۹ء، غالبؔ نمبر (حصہ چہارم) اکتوبر ۱۹۶۹ء، امتیاز علی تاج نمبر اکتوبر ۱۹۷۰ء ، عابد نمبر جولائی ۱۹۷۱ء، ادبیاتِ فارسی نمبر اکتوبر ۱۹۷۱ء، حالیؔ نمبر جنوری ۱۹۷۲ء، غالبؔ نمبر (حصہ پنجم) اپریل ۱۹۷۳ء، اقبالؔ نمبر (حصہ اول) اکتوبر ۱۹۷۳ء، اقبالؔ نمبر (حصہ دوم) جنوری ۱۹۷۴ء، قائداعظم نمبر ستمبر ۱۹۷۶ء، اقبالؔ نمبر (حصہ سوم) جولائی ۱۹۷۷ء، اقبالؔ نمبر (حصہ چہارم) نومبر ۱۹۷۷ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۱۹۸۲ء، اقبالؔ نمبر ۱۹۷۴ء، آزادی نمبر جولائی ۱۹۸۵ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۱۹۸۵ء، آزادی نمبر جولائی ۱۹۸۷ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۱۹۸۲ء، آزادی نمبر ۱۹۸۸ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۱۹۸۷ء، آزاد نمبر جولائی ۱۹۸۸ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۱۹۸۸ء، آزادی نمبر جولائی ۱۹۸۹ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۱۹۹۰ء، اقبالؔ نمبر ۱۹۹۲ء، اقبالؔ نمبر ۱۹۹۰ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۲۰۰۰ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۲۰۰۱ء، اقبالؔ نمبر اکتوبر ۲۰۰۱ء، جنگ آزادی نمبر جنوری ۲۰۰۷ء پچاس سالہ اشاریہ نمبر جولائی ۲۰۰۷ء شامل ہیں۔

صحیفہ کے خاص نمبروں میں سب سے زیادہ شہرت اور پذیرائی غالبؔ نمبر کے حصے میں آئی۔ غالبؔ نمبر جنوری ۱۹۶۹ء میں صدسالہ تقریبات کے طور پر چھپا۔ دنیا بھر میں اس سلسلے میں علمی و ادبی رسائل و جرائد چھپے مگر سب سے زیادہ اور تحسین پذیرائی ''صحیفہ'' کے غالبؔ نمبر کو ملی۔

اس سلسلے میں ڈاکٹر خلیق انجم لکھتے ہیں:

> ''ہندوستان میں کئی رسالوں نے غالبؔ نمبر نکالے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ''صحیفہ'' سب پر بازی لے گیا ہے۔ رسماً نہیں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اس کے تمام مضامین بہت اہم ، مفید اور دلچسپ ہیں۔ ہر مضمون غالبؔ کے کسی نئے پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس پر اگر فخر کریں تو بجا ہے۔'' ۷

غالبؔ نمبر کے علاوہ صحیفہ کے خاص نمبروں میں تاج نمبر نہایت اہمیت کا حامل ہے یہ ناظم مجلس ترقی ادب سید امتیاز علی تاج کی وفات کے بعد ''صحیفہ'' نے ان پر خاص نمبر شائع کیا۔ یہ خاص نمبر اکتوبر ۱۹۷۰ء میں صحیفہ کے ۵۳ شمارے کے طور پر چھپا۔ ''صحیفہ'' میں تاج نمبر کے حوالے سے جو مضامین لکھے گئے ان کی تعداد بیس ہے۔ اس خاص نمبر میں ان کی اردو ڈراموں پر خدمات اور مجلس ترقی ادب کے ساتھ ان کی وابستگی کو بیان کیا گیا۔

ماہنامہ قومی زبان، کراچی نے تاج نمبر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''تاج کے تذکرے میں'' ''صحیفہ'' کا یہ خاص نمبر حالات و سوانح کی جامعیت معلومات کی استناد اور علمی، ادبی اور تحقیقی و تنقیدی معیار کے لحاظ سے نہایت وقیع اور قابل مطالعہ ہے۔ تاج مرحوم پر مستقبل میں بہت سا تحقیقی کام ہوگا۔ مضامین لکھے جائیں گے۔ رسالوں کے خصوصی نمبر شائع ہوں گے اور کتابیں بھی تصنیف کی جائیں گی لیکن صحیفہ کا یہ خصوصی شمارہ ان سب میں ممتاز رہے گا اور اس سے تاج کی شخصیت اور ان کے فن ان کی خدمات اور ان کے مقام کو سمجھنے کے لیے ہمیشہ بنیادی اور اہم ماخذ کی حیثیت حاصل رہے گی۔'' ۸

صحیفہ کے خاص نمبروں میں عابدؔ نمبر ادبیات فارسی نمبر، حالی نمبر، اقبال نمبر ، آزادی نمبر، قائداعظم نمبر بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ صحیفہ کے اقبال نمبر کو اس قدر دادو تحسین اور پذیرائی ملی کہ اس میں چھپنے والے اقبال کے مضامین الگ سے دو کتابیں ''صحیفہ اقبال'' اور ''اقبال کی مختلف جہتیں'' شائع کی گئیں۔ مجلہ ''صحیفہ'' سے اب تک چھے مدیران منسلک رہے۔ جس میں سید عابد علی عابد (بانی مدیر)، ڈاکٹر وحید قریشی، احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر یونس جاوید، شہزاد احمد اور افضل حق قریشی (موجودہ مدیر) شامل ہیں۔ ان مدیران میں صحیفہ بانی مدیر جناب عابد علی عابد کی خصوصی کوششوں سے ''صحیفہ'' کی اجرائی عمل میں آئی۔ عابد صاحب نے صحیفہ کو اہم اور منفرد رسالہ بنانے میں بھرپور محنت کی۔ ان کے دور ادارت میں جو شمارے شائع ہوئے ان میں مقالات و مضامین کو ''انجمن خیال'' کے باب سے ، افسانوں کو داستان طرازی کے نام سے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اور غزلوں کو"یک چمن گل" کے نام سے ، نظموں کو "نیستاں نالہ یک مے خانہ مے" مزاحیہ مضامین کو خندہ گل اور ڈرامہ کو "نیرنگ تماشا" کے نام سے شامل کیا گیا۔اس کے علاوہ "تعصبات" کے عنوان سے کتب پر تبصرے بھی تنقیدی ادب کے حوالے سے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

سید امتیاز علی تاج کے مطابق:

> "عابد کے زمانہ ادارت میں "صحیفہ" نے کلاسیکی اور ثقہ ادبی ذوق کی تسکین کے لیے نئے ادیبوں کی حوصلہ افزائی کی۔عابد نے نہ صرف "صحیفہ" کا اجراء کیا بلکہ اسے تحقیقی مجلہ بنانے کی بھی بھرپور کوشش کی۔" ۹

ڈاکٹر وحید قریشی کا دور صحیفہ کے انقلاب کا دور تھا۔انھوں نے ۱۴ فروری ۱۹۴۰ء میں صحیفہ میں نئے ابواب اور عنوانات کو شامل کیا۔انھوں نے "صحیفہ" میں جمع متکلم کے لیے اداریہ، انجمن خیال کے لیے مقالات جیسے نئے عنوانات شامل کیے۔اس کے علاوہ اُردو ڈرامہ "دنیائے محققین"، "مباحث"، "لسانیات"، "ادبیات فارسی نمبر" اور "تصحیح متن" جیسے نئے عنوانات کو رسالہ میں شامل کیا گیا۔

بقول ڈاکٹر عبدالرؤف شیخ:

> "عا بد علی عابد کی روایات کو ڈاکٹر وحید نے تابندہ تر کر دیا اور سید امتیاز علی تاج مرحوم کی یہ امید کہ "وہ جو شمع غالبؔ کے ہاتھوں روشن ہوئی تھی ڈاکٹر اس کی لو اور اونچی کریں گے۔کماحقہ پورہ ہوئی۔" ۱۰

احمد ندیم قاسمی کے جنوری ۱۹۷۶ء ، جنوری ۱۹۷۶ء سے صحیفہ کی ادارت سنبھالتے ہی "صحیفہ" کے دور جدید کا آغاز ہوا۔ان کے دورِ ادارت میں "صحیفہ" کے دائرہ کار میں وسعت ہوئی اس درو میں تحقیقی و تنقیدی مقالات کے علاوہ شاعری، افسانہ ،ڈرامہ ، انشائیہ اور تخلیقی ادب کو بھی شامل کیا گیا ان کے دور میں "صحیفہ" کے تراجم شائع ہوئے جن سے"صحیفہ" کی مقبولیت اور کامیابی میں قابلِ قدر اضافہ ہوا۔"صحیفہ" میں ہونے والے ان تراجم سے غیر زبانوں کے نام ور ادیبوں کے نظریات سے واقفیت ہوئی۔نظموں اور افسانوں میں جن زبانوں میں سے تراجم کیے گئے ان میں افریقی، انگریزی، چینی، سوڈانی، عربی، فارسی، فرانسیسی، گھانا اور اس کے علاوہ مقامی زبانوں، بلوچی، براہوی، پشتو، پنجابی، سندھی شامل ہیں۔ان کے دور میں صحیفہ میں ۶۳ طبع زاد اور ۷۸ نظموں کے تراجم شائع ہوئے۔

احمد ندیم قاسمی کے بعد شہزاد احمد نے صحیفہ کی ادارت ۲۳ اگست ۲۰۰۶ء کو سنبھالی۔اُن کے دور میں صحیفہ علمی و تحقیقی مجلہ بنا جس میں علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوئے۔

شہزاداحمد کے حوالے سے ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

> "شہزاد احمد کی ابتدائی زندگی کلاسیکی ادب کے گہوارے میں گزری۔ان کو ادب کی پہلی گھٹی اپنی والدہ سے ملی جنھیں سعدی شیرازی کی کتاب "گلستان" اور "بوستان "زبانی یاد ہیں۔" ۱۱

شہزاد احمد کے دور میں "صحیفہ" میں "گوشہ غالب۔" کے نام سے مضامین و مقالات شائع ہوئے جس میں غالب کے غیر مدون تین خطوط دریافت ہوئے اور غالب کے کلکتہ کے شہر کے حوالے سے بھی مقالات شائع ہوئے۔ان مقالات سے غالب کی زندگی کو سمجھنے میں مزید مدد ملی۔اس کے علاوہ "صحیفہ" میں دو نئے موضوعات "اوراق پارینہ" اور "نوادر کتب خانہ مجلس" کے نام بھی شامل کیے گئے۔اوراق پارینہ میں تقسیم برصغیر سے قبل کے ایسے شائع شدہ مضامین حواشی و تعلیقات کے ساتھ پیش کیے گئے جو آج بھی موضوع اور مواد کے لحاظ سے خاص اہمیت کے حامل سمجھے جاتے ہیں۔اس کے بعد ڈاکٹر یونس جاوید نے "صحیفہ" کی ادارت سنبھالی اور پھر افضل حق قرشی ۲۰۰۳ء میں اس کے مدیر مقرر ہوئے اور افضل حق قرشی موجودہ مدیر ہیں۔ان کے دورِ ادارت میں تین خصوصی نمبر ، حالی نمبر، سرسید اور شبلی نمبر شائع ہوئے۔

مجلہ "صحیفہ" گزشتہ پینسٹھ برس سے شائع ہو رہا ہے۔مختلف وجوہات کی بنا پر بعض دفعہ تعطل کا بھی شکار رہا مگر اس کے باوجود اہمیت برقرار ہے۔"صحیفہ" میں چونکہ بہترین ادیبوں کی نگارشات شائع ہوتی رہی ہیں جس کی وجہ سے اس کا معیار تا حال برقرار ہے۔

حوالہ جات

۱۔ "صحیفہ"۔پچاس سالہ اشاریہ۔لاہور: مجلس ترقی ادب، شمارہ ۱۹۲-۱۹۰، جولائی ۲۰۰۷ء-۲۰۰۸ء، ص۹
۲۔ ایضاً، ص ۲۰
۳۔ ایضاً، ص ۱۵
۴۔ ایضاً، ص ۳۵
۵۔ ایضاً، ص ۲۲
۶۔ ایضاً، ص ۳۱
۷۔ ایضاً، ص ۳۲
۸۔ ایضاً، ص ۳۷
۹۔ ایضاً، ص ۲۸
۱۰۔ ایضاً، ص ۴۶
۱۱۔ انور سدید، ڈاکٹر، اُردو ادب کی تحریکیں، کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۱۹۸۰ء، ص ۲۰